ISSN: 1991-7007

اورینٹل کالج میگزین

جولائی تا ستمبر ۲۰۱۶ء

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری

جلد: ۹۱
شمارہ: ۳

شمارہ مسلسل
۳۴۱

۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور ۔ پاکستان

ہدایات برائے مقالہ نگار

اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور (پاکستان) سے شائع ہونے والا سہ ماہی تحقیقی مجلہ ہے۔ یہ مجلہ ۱۹۲۵ء سے بغیر کسی تعطل کے شائع ہو رہا ہے۔ اس میں مشرقی علوم و آداب کے مختلف پہلوؤں کو محیط تحقیقی مقالے شائع ہوتے ہیں۔ یہ میگزین ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان سے منظور شدہ ہے۔ میگزین میں شامل مقالے کو منظوری کے لیے دو ماہرین کے پاس رائے کے لیے بھیجا جاتا ہے اور مقالہ نگار کا نام صیغہ راز میں رکھا جاتا ہے۔ مقالے کی جانچ سے قبل اس کے معیار کو ادارتی کمیٹی پرکھتی ہے۔ ہر مقالے کو ایک مقامی اور ایک علمی طور پر ترقی یافتہ غیر ملکی ماہر کو جانچ کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ مقالہ نگار کو ماہرین کی آرا سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اگر ماہرین نے مقالے میں کوئی تبدیلی یا ترمیم تجویز کی ہو تو مقالہ نویس کو ایک مقررہ مدت میں ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ مقالے کو دوبارہ جمع کرانا ہوتا ہے۔

مقالہ بھیجتے وقت ان امور کا خاص خیال رہے: ا) مقالہ اصلی مواد پر مشتمل ہو یعنی نقل نہ ہو، ب) جن محققین کے کام سے استفادہ کیا گیا ہو، ان کا حوالہ دیا جائے، ج) میگزین کے لیے جمع کرایا جانے والا مقالہ کہیں اور اشاعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو۔ مقالہ نگار کے لیے میگزین کمیٹی کی طرف سے حلفیہ فارم پر کرنا ضروری ہے۔ مقالہ نویس کے لیے ایم ایل اے (MLA) کے جدید مینوئل میں دیے گئے اخلاقی ضابطے کی پابندی لازم ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایت کی روشنی میں مقالہ چربہ سازی/نقل سے پاک ہونے کی ضمانت پر ہی شائع ہوگا۔

مسودے کی تیاری: ایچ ای سی کی سفارشات کی روشنی میں میگزین کے لیے اردو میں تحریر کردہ مقالے قبول کیے جاتے ہیں۔ مقالہ فونٹ سائز 15 سنگل سپیس مارجن کا حامل ہونا چاہیے۔ ٹائٹل والے صفحے پر مقالہ نویس کا مکمل نام اور ادارے کا پتا نیز ڈاک کا مکمل پتا مع ای میل اور ٹیلی فون نمبر درج ہونا چاہیے۔ مقالہ نویس کا نام اور پتا فقط ٹائٹل پر ہونا چاہیے۔

تلخیص اور حوالے کا طریق کار: تلخیص بہ زبان انگریزی 120 تا 150 الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ تلخیص مقالے کا ایک جامع خلاصہ ہوتی ہے نہ کہ فقط مقالے کے نتائج۔ مقالے کے متن اور آخر میں حوالے دینے کے لیے ایم ایل اے (MLA) کے جدید مینوئل میں دیے گئے اصولوں کی پابندی لازم ہے۔

پتا برائے خط کتابت: ای میل: (editor_ocm@yahoo.com)

ڈاک: ایڈیٹر اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، علامہ اقبال کیمپس، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

اداریہ	مدیر اعلیٰ	05
1- سپہری کی شاعری میں کائناتی عناصر کا تجزیاتی مطالعہ	وفا یزدان منش/ سمیرا گیلانی	07
2- جابر علی سید بہ حیثیت شاعر	انیلہ سلیم	35
3- کلاسیکی اردو غزل میں قنوطیت کے رجحانات	اسد اللہ نیاز	67
4- اُردو شاعری میں انفرادی نوحوں کی روایت: ایک نفسیاتی مطالعہ	ارسلان راٹھور	81
5- طلسمِ ہوش رُبا: ایک طلسمانوی (Fantastic) داستان	سلیم سہیل	113
6- کئی چاند تھے سرِ آسماں: زبان و بیان	محمد شہباز	123
7- اُردو میں تاریخی ناول: ضرورت و اہمیت	فوزیہ سلطانہ	133
8- کشمیر میں سلطان زین العابدین کی مرجبہ سیاسی و دفاعی اصلاحات	سید علی رضا	143
9- اشفاق احمد کے افسانوں میں صوفیانہ عناصر: تحقیقی و تنقیدی جائزہ	سیدہ طیبہ رباب	155
10- ڈاکٹر شبیہ الحسن کی تنقید کا نفسیاتی پہلو	محمد قیس اللہ	171
11- محمود تیمور کی افسانہ نگاری ’’انسان‘‘ کے تناظر میں	محمد جاوید	181

اداریہ

اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور کا سہ ماہی تحقیقی مجلّہ **اورینٹل کالج میگزین** جلد۹۱، شمارہ۳، بابت جولائی تا ستمبر ۲۰۱۶ء پیشِ خدمت ہے۔ اس شمارے میں متنوع موضوعات پر قلم بند کیے گئے گیارہ مقالات شامل ہیں۔ ان مقالات کو دو بڑے زُمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ زُمرۂ اوّل میں وہ مقالات شامل ہیں جو کسی نہ کسی زاویے سے شاعری سے متعلق ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے زُمرے میں شامل مقالات کا تعلق شاعری سے نہیں ہے۔ شاعری سے متعلق پہلا مقالہ 'سپہری کی شاعری میں کائناتی عناصر کا تجزیاتی مطالعہ' جدید فارسی شاعری کے ایک برگزیدہ شاعر سہراب سپہری کی شاعری کے جائزے پر مبنی ہے۔ یہ ارمغان تہران یونیورسٹی ایران سے ڈاکٹر وفا یزدان منش اور سمیرا گیلانی نے بھیجا ہے۔ دوسرا مقالہ 'حامد علی سیّد بحیثیت شاعر' ڈاکٹر انیلہ سلیم کا تحریر کردہ ہے جو اس اعتبار سے خاص اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں حامد علی سیّد کی ادبی زندگی کے اس پہلو پر قلم اُٹھایا گیا ہے جس کی طرف کچھ زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ تیسرا مقالہ اسداللہ نیاز نے لکھا ہے جس میں 'کلاسیکی اردو غزل میں قنوطیت کے رجحانات' کا سراغ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور چوتھے مقالے 'اردو شاعری میں انفرادی نوحوں کی روایت: ایک نفسیاتی مطالعہ' میں ارسلان راٹھور نے نفسیاتی بصیرت بروئے کار لاتے ہوئے انفرادی نوحوں کا جائزہ لیا ہے۔

مطالعۂ شاعری سے تعلق نہ رکھنے والے مقالات میں ایک مقالہ داستان، دو مقالے ناول اور دو ہی مقالے صنفِ افسانہ کے تناظر میں لکھے گئے ہیں۔ ڈاکٹر سلیم سہیل کا مقالہ 'طلسمِ ہوش رُبا: ایک طلسماتی (Fantastic) داستان' معروف داستان کے جدید خطوط پر کیے گئے مطالعے پر مبنی ہے۔ محمد شہباز نے اپنے مقالے 'کئی چاند تھے سرِ آسماں: زبان و بیان' میں عصرِ حاضر کے ایک نہایت اہم نقاد اور تخلیق کار شمس الرحمٰن فاروقی کے معروف ناول کے اُسلوب اور طرزِ نگارش کا جائزہ لیا ہے۔ ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ کا مقالہ 'اردو میں تاریخی ناول: ضرورت و اہمیت' ایک اہم نظری بحث کا احاطہ کرتا ہے۔ افسانے سے متعلق پہلا مقالہ سیّدہ طیبہ رُباب کا ہے جس کا عنوان 'اشفاق احمد کے افسانوں میں صوفیانہ عناصر: تحقیقی و تنقیدی جائزہ' ہے۔ اشفاق احمد کا تصوف کی طرف

میلان اُن کی ہر نوع کی تحریروں میں ظاہر ہوا ہے۔ مقالہ نگار نے ان کے افسانوں میں موجود صوفیانہ عناصر کو سامنے لانے کی سعی کی ہے۔ دوسرا مقالہ 'محمود تیمور کی افسانہ نگاری "انسان" کے تناظر میں' ڈاکٹر محمد جاوید نے لکھا ہے۔ اس میں عربی کے معروف افسانہ نگار کے فکری و فنی خصائص کو ان کی نمائندہ تحریر 'انسان' کے حوالے سے اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اورینٹل کالج میگزین کے زیرِ نظر شمارے میں ایک مقالہ ادبی تنقید سے متعلق ہے جو ڈاکٹر محمد قیس اللہ کی کاوش ہے۔ یہ 'ڈاکٹر شبیہ الحسن کی تنقید کا نفسیاتی پہلو' کے موضوع پر لکھا گیا ہے جس میں مذکورہ نقاد کی تنقیدی کے نفسیاتی پہلو سامنے لائے گئے ہیں۔ ایک مقالہ جو ڈاکٹر سیّد علی رضا نے تحریر کیا ہے، سرزمینِ کشمیر کے سیاسی پس منظر سے جڑا ہوا ہے۔ اس کا عنوان 'کشمیر میں سلطان زین العابدین کی مروّجہ سیاسی و دفاعی اصلاحات' ہے۔ یہ مقالہ مخصوص جغرافیے کے ساتھ ساتھ مخصوص تاریخ کا بھی احاطہ کرتا ہے۔

محولہ بالا تمام مقالات نے زیرِ نظر شمارے کو تنوع عطا کرنے کے ساتھ ساتھ باثروت بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اُمید ہے کہ ان مقالات کو پسندیدگی کی نظر سے بھی دیکھا جائے گا اور ان سے اخذ و استفادہ بھی کیا جائے گا۔

محمد فخر الحق نوری

(مدیرِ اعلیٰ)